إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء ۔ عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا

الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر: غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۳۵

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

نمبر ۱۴۱	مورخہ ۶ جون سنہ ۱۹۳۱ء	یوم شنبہ	مطابق ۱۷ محرم سنہ ۱۳۵۰ھ	جلد ۱۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالےٰ کے فضل و رحم سے بخیر و عافیت ہیں ۔ ۳ ۔ جون حضور نے محلہ دار العلوم میں خانصاحب شیخ رحمت اللہ صاحب کے مکان کی بنیاد رکھی اور دعا فرمائی ؛۔

حرم دوم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بیمار ہیں ۔ احباب جماعت اُن کی صحت کیلئے خاص طور پر دعا کریں ؛۔

۳ ۔ جون سے محلہ دار الرحمت کے مشرق کی طرف بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے قریب مذبح تعمیر ہو رہا ہے ۔ جو انشاء اللہ تعالےٰ دو تین دن تک مکمل ہو جائے گا ؛۔

۴ ۔ جون ۔ مقامی انصار اللہ کا ساتواں تبلیغی وفد جو سولہ اصحاب پر مشتمل ہے ۔ میدان تبلیغ میں روانہ کیا گیا ۔ نظارت دعوت التبلیغ نے انتظام کیا ہے ۔ کہ بیک وقت ۳۲ مبلغین مقررہ علاقہ میں کام کریں ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ایمان کی تکمیل کے دو پہلو

”انسان کے ایمان کی تکمیل کے دو پہلو ہوتے ہیں ۔ اوّل یہ دیکھنا چاہیئے ۔ کہ جب وہ مصائب کا تختۂ مشق ہو ۔ اُس وقت خدا تعالےٰ سے وہ کیسا تعلق رکھتا ہے ؟ کیا وہ صدق ۔ اخلاص ۔ استقلال اور سچی وفاداری کے ساتھ اُن مصائب پر بھی انشراحِ صدر سے اللہ تعالیٰ کی رضا کو تسلیم کرتا ۔ اور اُس کی حمد و ستائش کرتا ہے ۔ یا شکوہ و شکایت کرتا ہے ۔ اور دوسرے جب اُس کو عروج حاصل ہو ۔ اور اقبال اور فروغ ملے ۔ تو کیا اُس اقتدار اور اقبال کی حالت میں وہ خدا تعالیٰ کو بھول جاتا ہے ۔ اور اُس کی حالت میں کوئی قابلِ اعتراض تبدیلی ہو جاتی ہے ۔ یا اسی طرح خدا سے تعلق رکھتا ۔ اور اُس کی حمد و ستائش کرتا ہے ۔ اور اپنے دشمنوں کو عفو کرتا اور اُن پر احسان کر کے اپنی عالی ظرفی اور بلند حوصلگی کا ثبوت دیتا ہے ؛۔“

(الحکم ۱۰ ۔ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء)

اسلامی ممالک کی خبریں اور اہم کوائف

ایران کے قانون طلاق میں اہم تبدیلی

ایرانی حکومت نے یہ قانون نافذ کیا ہے۔ کہ طلاق دینے والا معقول وجوہ اور بواعث کے ساتھ اس معاملہ کو شرعی محکمہ کے سامنے پیش کرے۔ پھر حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر قاضی مناسب سمجھے۔ تو دونوں میں جدائی کرا سکتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ اس سے حکومت کا منشاء طلاق کی کثرت کو روکنا ہے۔

دمشق میں ہڑتال

حکومت دمشق نے باہر سے آنے والی ہر چیز پر بھاری ٹیکس عائد کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے مضافات کے دیہاتی بہت پریشان ہوئے ہیں۔ اور اس کی منسوخی کے لئے صدر کے پاس وفود لے جا رہے ہیں۔

لبنان کی مردم شماری

حکومت لبنان اپنی مملکت میں مردم شماری کرانے والی ہے۔ اس غرض سے حکومت ٹرکی سے مردم شماری کے قوانین اور قواعد طلب کئے ہیں۔ تا ان کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے قوانین مرتب کر سکے۔

مصر میں وطنی صنعت کیلئے پروپیگنڈا

قاہرہ کی ایک خبر ہے۔ کہ حکومت مصر نے وطنی اشیاء کے استعمال کو فروغ دینے کے لئے پچاس ہزار پونڈ کی رقم منظور کی ہے جس سے اس کے لئے زبردست پروپیگنڈا کیا جائے گا۔

حکومت افغانستان کا سامان حرب

گذشتہ ماہ میں بائیس ہزار رائفلیں اور بہت سا سامان جنگ برطانی ہند کے راستہ افغانستان جا چکا ہے۔ اور تیس مئی کو فرانسیسی رائفلوں سے لدی ہوئی ڈیڑھ ڈیڑھ ٹن کی چالیس لاریاں پشاور سے افغانستان کو روانہ ہوئیں۔ ابھی اور سامان باقی ہے۔

افغانستان میں ٹرام گاڑی

سابق شاہ امان اللہ خان نے کابل کے پاس ایک نیا شہر "دارالامان" کے نام سے آباد کرنے کی کوشش کی تھی۔ جو بچہ سقہ کے حملہ کے باعث نامکمل رہ گیا۔ موجودہ حکومت نے دونوں شہروں کے درمیان ٹرام کار جاری کر دی ہے۔ جسے افغانستان کی پہلی ریلوے لائن کہنا چاہیئے۔

کابل میں طلباء کی گرفتاری والی خبر کی تردید

پچھلے دنوں شائع ہوا تھا۔ کہ کابل میں بعض طلباء بغاوت کے الزام میں گرفتار کئے گئے ہیں۔ افغان قونصل متعینہ بمبئی نے اس خبر کی تردید کی ہے۔

باغی افغان کابل میں

افغان باغی ابراہیم بیگ کے تین سو پچاس ہمراہی گرفتار کر کے کابل پہونچا دیئے گئے ہیں۔

افغانستان کے امام مسجد

افغان گورنمنٹ نے کابل کی تمام مسجدوں کے پیش امام صاحبان کی تنخواہیں جو امان اللہ خان نے بند کر دی تھیں۔ دوبارہ جاری کر دی ہیں بلکہ ان میں پہلے سے اضافہ کر دیا ہے۔

طرابلس کے واقعات کے متعلق سفیر اٹلی کا بیان

سفیر اٹلی متعینہ بیروت نے ایک بیان شائع کرایا ہے جس میں طرابلس الغرب کے واقعات شرح و بسط کے ساتھ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ وہاں کے مسلمانوں پر ہولناک مظالم کی داستانیں بہت حد تک خلاف واقعہ ہیں۔ جنہیں بعض مفسدہ پرداز عالم اسلامی کو برانگیختہ کرنے کے لئے گھڑ رہے ہیں۔ طرابلس میں بالکل امن و امان ہے۔ امیر شکیب ارسلان کی قیادت میں ایک وفد تحقیقات حال کے لئے جانے والا ہے۔

ترکی میں وحدت قومی کی تحریک

کمال پاشا نے تمام مملکت کا دورہ کرنے کے بعد حکم دیا ہے۔ کہ ملک میں وحدت فکر پیدا کرنے کے لئے تمام بڑے بڑے شہروں میں کتب خانے قائم کئے جائیں۔ نیز اتنے اتنے بڑے ہال تعمیر کئے جائیں۔ جن میں کم سے کم پندرہ سو آدمی بیک وقت سما سکیں۔

شرق اردن میں لجنۂ اقتصادیہ

معلوم ہوا ہے۔ کہ شرق اردن میں حامیان سلطنت اور اکابر ملک نے مل کر شہر عمان میں ایک اقتصادی کمیٹی مقرر کی ہے۔ جو ملک کی اقتصادی حالت کی اصلاح کے لئے کوشش کرے گی اور دیہاتیوں کے لئے آسانیاں بہم پہونچائیگی۔ اس کمیٹی نے ملک کا دورہ شروع کر دیا ہے۔

حجاز کی مالی مشکلات کے متعلق بیان

مصری اخبارات نے لکھا تھا۔ کہ مالی مشکلات کی وجہ سے حکومت حجاز قرض لینے والی ہے۔ لیکن معاصر "ام القریٰ" نے اس خبر کی پُر زور تردید کی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ حکومت حجاز کو قرض لینے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اس نے محاصل میں اضافہ کر کے مالی مشکلات کا ازالہ کر لیا ہے۔ مگر اضافہ شدہ جنگی محاصل سے اشیاء کی قیمت میں قطعاً اضافہ نہیں ہوا۔

عراق میں ایک جرمن کا تقرر

بغداد کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ حکومت عراق نے جرمنی کے ایک مشہور ماہر علم الآثار کو سرکاری عجائب خانہ کا مدیر مقرر کیا ہے۔ اور یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ عراق میں کسی جرمن کو کوئی عہدہ دیا گیا۔ اس سے پہلے یہ کام ایک انگریز کے سپرد تھا۔

ایران کے روسی قرضے

روس اور ایران کے درمیان دوستی کے لئے ایک معاہدہ ہوا ہے جس کی رو سے روس نے زار روس کے زمانہ کے جملہ قرضے جو ایران کے ذمہ تھے چھوڑ دیئے ہیں۔ نیز اس سلسلہ میں ایران نے روس کو جو مراعات دی ہوئی تھیں۔ روس نے وہ بھی واپس کر دی ہیں۔

افغانستان میں صنعت پارچہ بافی

حکومت افغانستان قندھار میں اونی کپڑوں کی ساخت کا ایک کارخانہ قائم کرنے والی ہے۔ اگرچہ کابل میں اس قسم کا ایک کارخانہ پہلے سے ہے۔ مگر ملکی صنائع کی مانگ اس قدر بڑھ رہی ہے کہ یہ کارخانہ پوری نہیں کر سکتا۔ اسی طرح سوتی پارچہ بافی کے کارخانے بھی کھولے جا رہے ہیں۔ جن کی مشینری کا بہت سا حصہ لپٹ وراؤ کوئٹہ پہونچ چکا ہے۔ شہر جلال آباد میں کاغذ سازی کا کارخانہ قائم کرنے کی بھی تجویز ہے۔ کیونکہ اس علاقہ میں جنگلات کافی ہیں۔

امان اللہ خان کی ثروت

افغان گورنمنٹ کے ایک ہندوستانی معتمد مولوی اللہ نواز صاحب نے بحالی صحت کی غرض سے جرمنی جاتے ہوئے بیان کیا۔ کہ امان اللہ خان جاتے ہوئے بے حد دولت اپنے ساتھ لے گئے ہیں جس کا ایک ثبوت یہ ہے۔ کہ آپ روما میں بیس لاکھ پونڈ کے صرفہ سے ایک عالیشان ہوٹل تعمیر کرا رہے ہیں۔

افغان گورنمنٹ کا حسن تدبر

والئے کابل شاہ نادر خان نے اس ارادہ کا اعلان کیا ہے کہ مسائل مختلفہ پر شریعت کی روشنی میں غور کرنے کے لئے وہ ہر چہار شنبہ کو نماز ظہر سے قبل جمعیۃ العلماء کی ایک مجلس بلایا کریں گے۔

یہودی اخبارات کی فتنہ انگیزی

فلسطین کے یہودیوں نے عربوں کے خلاف نہایت ناپاک پروپیگنڈا شروع کر رکھا ہے۔ چنانچہ ان کے اخبارات لکھتے ہیں کہ عرب یہودیوں کا خون بہانے کے عادی ہیں۔ اور اس وجہ سے حکومت کا انہیں ہتھیار رکھنے کی اجازت دینا نہایت نامناسب ہے۔

ایک ایرانی خاتون کا سفر یورپ

خانم حیدری پہلی ایرانی خاتون ہیں۔ جنہیں حکومت ایران نے اقتصادی حالات کا مطالعہ کرنیکے لئے یورپ بھیجا ہے۔

کردستان کا شیخ محمود

شیخ محمود سابق گورنر کردستان نے خود مختاری کا اعلان کر کے اپنا سکہ بھی جاری کر دیا تھا جس کے باعث کچھ عرصہ کیلئے اسے جلا وطن ہونا پڑا۔ مگر معلوم ہوا ہے۔ اب اس نے دوبارہ بغاوت کر دی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۴۱ قادیان دارالامان مورخہ ۶ جون ۱۹۳۱ء جلد ۱۸

عیسائی صاحبان میدان مناظرہ میں آئیں

پادری برکت اللہ صاحب ایم۔اے کا چیلنج مناظرہ ہماری طرف سے منظور کئے جانے کے بعد عیسائی اخبار "نورافشاں" نے جو مضمون شائع کیا ہے۔ اس کا اصولی طور پر جواب گزشتہ پرچہ میں جناب ناظر صاحب دعوت التبلیغ کی طرف سے شائع ہو چکا ہے۔ اس وقت ہم یہ بتانا چاہتے ہیں۔کہ" نورافشاں" نے مناظرہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو مخاطب کرتے ہوئے جو سب سے بڑی دلیل پیش کی ہے اس میں کس قدر معقولیت پائی جاتی ہے

" نورافشاں" لکھتا ہے:۔

"جب مرزا صاحب آنجہانی عرش آشیانی نے باوجود دعوئ نبوت کے یہ مطالبہ نہ کیا تھا۔کہ ہم پوپ کے سوا کسی اور شخص سے مخاطب نہ ہونگے بلکہ ڈپٹی عبداللہ آتھم مرحوم کے ساتھ جو پوپ تو کجا پادری بھی نہ تھے۔ مناظرہ کرنے پر راضی ہو گئے تھے۔ تو مرزا صاحب کے فرزند کو کب زیب دیتا ہے۔کہ وُہ اپنی بزرگی یا تقدس یا عہدہٗ خلافت کو عذر بنائیں۔ یا ان کی طرف سے ان کا کوئی ناظر یہ کہے۔ کہ ان کی حیثیت اور وقار اس دینی کام اور قلمی جہاد میں مانع ہے"!

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ یا آپ کی طرف سے آپ کے کسی ناظر نے قطعاً یہ نہیں کہا۔کہ" ان کی حیثیت اور وقار اس دینی کام اور قلمی جہاد میں مانع ہے" کہا جو کچھ گیا ہے۔ وُہ صرف یہ ہے۔کہ اگر پادری برکت اللہ صاحب جن کے پاس دیسی اور پردیسی پادریوں اور بشپوں کی نمائندگی کا کوئی ثبوت نہیں۔ یہ مطالبہ کر سکتے ہیں۔کہ امام جماعت احمدیہ ہی مناظرہ کریں۔ تو کیوں جماعت احمدیہ کے صیغہ دعوت التبلیغ کے انچارج اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے نمائندہ کو عیسائیوں سے یہ مطالبہ کرنے کا حق نہیں۔کہ وُہ بھی اپنے میں سے سب سے اعلیٰ ہستی کو پیش کریں تاکہ اس کا کیا کرایا عیسائیوں کے لئے حجت ہو۔ پادری برکت اللہ صاحب ایک چھوٹے سے گاؤں کے پادری ہیں۔ اور اس سے زیادہ پوزیشن نہیں رکھتے۔کہ ایک گاؤں کی جماعت احمدیہ ہی انہیں مخاطب کر کے ان کے چیلنج کی منظوری کا اعلان کر دے۔ لیکن چونکہ انہوں نے فیصلہ کُن مناظرہ کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ اس لئے مرکزی صیغہ نے بطور رعایت ان کے چیلنج کی منظوری کا اعلان کیا ہے:۔

رہی یہ بات کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باوجود دعوئ نبوت کے جب ڈپٹی آتھم سے مناظرہ کیا تھا۔جو پادری بھی نہ تھا۔ تو ان کے فرزند کو کب زیب دیتا ہے۔کہ پادری برکت اللہ صاحب کے تجویز کردہ مناظر سے مناظرہ نہ کریں۔ اس کے متعلق اول تو یہ گزارش ہے۔کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ڈپٹی آتھم کو اس قابل سمجھا تھا۔کہ اس سے عیسائیت کے متعلق مناظرہ کریں۔ اس لئے مناظرہ کیا۔لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ایڈیٹر صاحب" نورافشاں" کو اس قابل نہیں سمجھتے۔ اس لئے خود اس سے مناظرہ نہیں کرتے۔ دوم جب ڈپٹی آتھم سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مناظرہ کیا۔ اس وقت سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بالکل ابتدائی ایام تھے۔ تبلیغی انتظامات بالکل محدود تھے۔ مخالفین اسلام کا مقابلہ کرنے والوں کی قلت تھی۔ان حالات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بذاتِ خود ڈپٹی آتھم سے مناظرہ کیا لیکن اب جبکہ خدا تعالےٰ کے فضل سے سلسلہ کے کاروبار کو بہت وسعت حاصل ہو چکی ہے۔ مختلف صیغے مقرر ہیں۔ اور ان صیغوں کے انچارج حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے مقرر کردہ اور اپنے فرائض کی ادائگی میں حضور کے نمائندہ ہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے ہر مذہب وملت کا مقابلہ کرنے کے لئے فتح نصیب جرنیل عطا کر دیئے ہیں۔ تو پھر کسی کا یہ مطالبہ کرنا کہ ایک ایسے شخص کے مقابلہ میں جسے اپنے ہم مذہب لوگوں میں بھی کوئی خاص حیثیت حاصل نہیں۔ خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کھڑے ہوں۔ جان بوجھکر ایسی راہ اختیار کرنے کے مترادف ہے۔ جو میدانِ مقابلہ میں نہیں۔ بلکہ پیچھے کو لے جانے والی ہے۔ جب ہم ایڈیٹر صاحب" نورافشاں" کے مقابلہ میں ان کی نسبت ہر لحاظ سے اعلےٰ اور برتر مناظر پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور اس کا ساختہ پرداختہ جماعت کی طرف سے قرار دے رہے ہیں۔ تو پھر کیوں عیسائی صاحبان میدان مناظرہ میں نہ آئیں اور کیوں اپنا نمائندہ پیش نہ کریں:۔

سوم" نورافش[...]
وُہ انسان جسے عیسائی صا[...]
ہیں۔ وُہ اپنی زندگی میں بذاتِ خود مناد[...]
"یسوع تمام گلیل میں پھرتا رہا۔ او[...]
میں تعلیم دیتا۔ اور بادشاہت کی خوشخبری کی[...]
کی ہر طرح کی بیماری اور ہر طرح کی کمزو[...]
[...] بھی ثابت ہے۔ کہ یسو[...]
اسی طرح [...]
اور صدوقیوں سے مناظرہ بھی کر[...]
دیتا رہا۔ اب اگر پادری برکت اللہ[...]
وُہ مناظرہ کے لئے ساری جماعت[...]
الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو طلب کریں۔ ا[...]
کو اس اصل کی بنا پر حق بجانب قرار دے[...]
"خلیفہ صاحب کتنے ہی معزز کیوں[...]
جو ماشاء اللہ خلاصۃ الانبیاء تھے۔ اور اپنے [...]
روزگار تھے۔ اور جن کی طفیل سے مسند خلا[...]
میسر آئی۔ بزرگ و برتر بلند پایہ اور عالی مق[...]
باپ جس بات میں اپنی کسرِ شان نہیں سمجھ[...]
میں کیونکر ہتک ہو سکتی ہے"!
تو ہر غیر عیسائی کو یہ بھی حق ہو سک[...]
کے ہی الفاظ میں تھوڑا سا تغیر کر کے یہ مطا[...]
"بشپ آف کنٹربری کتنے ہی معز[...]
یسوع سے جو ماشاء اللہ خود خدا تھے۔ اور ج[...]
بشپ ان کو میسر آئی۔ بزرگ و برتر بلند پا[...]
سکتے۔ پھر عیسائیوں کا خدا جس بات میں[...]
نہیں معلوم اس کے بشپ کی اس میں کیو[...]
" نورافشان" جو جواب ا[...]
اپنے الفاظ کا ہماری طرف سے سمجھ[...]
محض بہانہ سازی کے لئے پیش کی[...]
مناظرہ کرنے کی ہمت اور جرأت ہے [...]
اپنا قائم مقام اور نمائندہ بنا کر پیش [...]
سے لے کر پادری پال تک اور پو[...]
کے ہر ایک پادری تک جسے پیش کر[...]
تیار ہیں۔ اور مدِ مقابل کو دیکھ کر ا[...]
اپنے نمائندہ کے طور پر پیش کریں گے[...]

کیا پادری برکت اللہ صاحب اس نہایت معقول صور[ت] کو قبول کر کے جلد سے جلد مناظرہ کے دیگر انتظامات کی طرف متوجہ ہوں گے۔ انہیں اختیار ہے۔کہ جسے چاہیں۔ اپنا مناظر قرار دیں۔ اسی طرح ہمیں حق ہے۔ کہ جسے چاہیں۔ اپنی طرف سے پیش کریں:۔

...یرنگ کالج مغلپورہ

اور

...سکول کے افسوسناک واقعات

...ار

...یہ دو نہایت اہم واقعات رونما ... لیکن انجنیئرنگ کالج مغلپورہ ... اور دوسرا انجنیئرنگ سکول رسول ضلع ... ان درسگاہوں کے مسلمان طلباء سٹرائک ... اور حکام بالا سے اپنی شکایات رفع کرانے ... ہیں :۔

...رنگ کالج کے واقعات

...رنگ کالج کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ ... مسلمان طلباء نے کالج کے ایک معاملہ ... ملاقات کی۔ اس موقعہ پر پرنسپل نے جو انگریز ...

... مسلمان طلبہ کو مخاطب کرتا ہوں۔ مجھے ... مخالفانہ حملوں کا نشانہ بنا رکھا ہے۔ اب ... کے مصداق آمادہ پیکار ہو گیا ہوں۔ اور ... والا ہوں۔ مجھے اس کی کچھ پروا نہیں۔ ... جو مجھ سے لڑنا چاہتا ہے۔ وہ میرے ...

... بنارس چلا گیا۔ اور جب واپس آیا۔ تو ... ۵۹ نے اظہار ناراضگی کے طور پر تعلیم ... لج اور ہوسٹل چھوڑ کر چلے گئے۔ ... ت تاریں روانہ کرنے اور اپنی حمایت ... ت ہو گئے :۔

... کر دے

... منسوب کئے گئے ہیں۔ اگر ... ے ہیں۔ تو نہایت ہی قابل مذمت ... ن کی حمایت کرنے والوں نے ... اختیار کیا ہے۔ وہ کسی لحاظ سے بھی دُور اندیشانہ۔ اور ... و طبنیاد پر قائم قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اگر پرنسپل انکار کرے ... س نے اس قسم کے الفاظ نہیں کہے۔ چنانچہ ہندو اخبارات پرنسپل ... طرف سے یہی ڈیفنس پیش کر رہے ہیں۔ کہ "طلباء نے جو شکایت ... ہے۔ وہ بالکل بے بنیاد ہے۔ پرنسپل نے ہرگز ان الفاظ کا استعمال نہیں کیا" (دیپ ناپ ۱۳ جون)

"پھر طلباء اور ان کے موجودہ رویہ میں ان کی حمایت کرنے والوں کے پاس کونسا ذریعہ ہے۔ جس سے وہ یہ ثابت کر سکینگے۔ کہ پرنسپل نے ضرور یہ الفاظ کہے ہیں" :۔

مسلمان طلباء کیا کریں

... مسلمان طلباء کو چاہیئے تھا۔ کہ پرنسپل نے ان کے سامنے جو کچھ کہا تھا۔ اس کا اعلان کرا دیتے۔ اور پھر دیکھتے۔ کہ پرنسپل اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے کیا کچھ کرتا ہے۔ اور جب ایسے واقعات رونما ہو جاتے جن سے پرنسپل کے بیان کی تائید ہوتی تو پھر آئینی طور پر ان کے خلاف آواز اٹھاتے۔ اور حکام بالا کے نوٹس میں لا کر تحقیقات کا مطالبہ کرتے۔ اس صورت میں ان کی جس قدر تائید کی جاتی۔ وہ مفید اور نتیجہ خیز ہوتی۔ لیکن موجودہ صورت میں جو طریق اختیار کیا گیا ہے۔ اس میں سوائے نقصان کے نفع کی کوئی صورت نظر نہیں آتی :۔

انجنیئرنگ سکول کے واقعات

اسی طرح انجنیئرنگ سکول رسول کے واقعہ کے متعلق اس وقت تک جو حالات ہمارے پاس پہونچے ہیں۔ ان کی بنا پر کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسلمان طلباء نے فاقہ کشی اختیار کرنے اور پھر سکول چھوڑ دینے میں صحیح طریق عمل اختیار نہیں کیا۔ مسلمانوں کی سٹرائک کی بنا یہ ہے۔ کہ عاشورے پر مسلمان طلباء نے ہندو اور سکھ طلباء کو اپنے خرچ پر اُنہی کے برتنوں میں۔ اُنہی کے ہاتھوں اور انہی کی دوکا نونا سے خریدی ہوئی چینی اور دودھ کی لسی پلانی چاہی۔ مگر انہوں نے یہ کہکر انکار کر دیا۔ کہ "ہمارے مذہب میں آپ سے پرہیز ہے"۔ یہ بے شک مسلمان طلباء کی سخت ہتک تھی۔ اور ان طلباء کے لئے تازیانۂ عبرت تھا۔ جو باوجود عرصہ سے اس تحریک کے جاری ہونے کے کہ جو چیز ہندو مسلمانوں کے ہاتھ کی نہیں کھاتے۔ وہ بتقاضائے غیرت مسلمانوں کو بھی نہیں کھانی چاہیئے۔" ان کے ہاں سے کھا پی لیتے تھے"۔ لیکن اس پر ان کا بے حد مشتعل ہونا۔ اور فوراً اس سرکاری انتظام کو جس کے ماتحت سکول کے ہندو دوکانداروں سے کھانے پینے کی چیزیں خریدی جاتی تھیں توڑنے کے لئے کھڑے ہو جانا جسے وہ شروع سے قبول کر چکے تھے قطعاً مناسب نہ تھا۔ ان سے جو کچھ کیا۔ ہندو اور سکھ طلباء نے کیا تھا۔ اس کے مقابلہ میں انہیں بھی ان طلباء کے متعلق ایسی کارروائی کرنی چاہیئے تھی البتہ آئینی طور پر یہ مطالبہ کرنا چاہیئے تھا۔ کہ سکول میں مسلمان دوکانداروں کو بھی دوکانیں کھولنے کی اجازت دیجائے مگر جب شروع سے مسلمان طلباء باوجود یہ جاننے کے کہ ہندو انہیں ناپاک سمجھکر ان کے ہاتھ کی چیزیں کھانے کے لئے تیار نہیں۔ ہندو دوکانوں سے کھانے پینے کی چیزیں خریدتے رہے۔ تو کون سمجھ سکتا ہے۔ کہ یک لخت ان کے یہ کہدینے سے کہ اب ہندو دوکانداروں سے کچھ خریدنا ہمارے لئے جائز نہیں، کچھ وزن رکھتا ہے۔ اور اتنا اہم مطالبہ ہے۔ کہ جیسے فوراً ایک لمحہ کے توقف کے بغیر پورا ہونا چاہیئے بے شک مسلمان طلباء کا یہ حق ہے۔ کہ اپنے کھانے پینے کی چیزیں خریدنے کے لئے مسلمان دوکانداروں کا مطالبہ ... اور جو غیرت اور حمیت ... کریں۔ لیکن جو یہ حق خود چھوڑ چکے ہوں ... کی پروا نہ کرتے ہوئے ہندوؤں کے ہاں سے کھا پی لیتے رہے ہوں۔ انہیں اتنا تو خیال کرنا چاہیئے۔ کہ جن کے خلاف وہ یکایک غیرت کا اس طرح مظاہرہ کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ وہ اس سے کس قدر متاثر ہو سکیں گے :۔

کیا کرنا چاہیئے تھا

ہمارے نزدیک ان طلباء نے اوّل فاقہ کشی کرنے اور پھر سکول چھوڑ کر چلے آنے میں قطعاً ہوشمندی کا ثبوت نہیں دیا۔ اور پھر جن لوگوں کو ان کی راہ نمائی کا شرف حاصل ہوا۔ انہوں نے بھی ان کے لئے صحیح طریق عمل تجویز نہیں کیا۔ چاہیئے یہ تھا۔ کہ طلباء سکول میں رہ کر پہلے انتظام کی اسی طرح پابندی کرتے جس طرح کرتے چلے آئے تھے۔ اور پھر مسلمان دوکانوں کا مطالبہ کرتے۔ اس میں تمام مسلمانوں کی حمایت ان کے ساتھ ہوتی۔ اور یقیناً کامیابی حاصل ہو جاتی۔ اب بھی وقت ہے۔ کہ نوجوانوں کے جوش کو غلط راستہ پر ڈال کر ان کے لئے مشکلات اور نقصانات کے سامان پیدا کرنے والے دُور اندیشی سے کام لیں۔ اور اپنی جدوجہد کو آئینی دائرہ کے اندر محدود رکھیں۔ ان دونوں ... گاہوں میں داخل ہونے کا رستہ مسلمان طلباء کے لئے پہلے ہی جس قدر دشوار گذار ہے۔ اس کا اندازہ غیر مسلموں کے مقابلہ میں مسلمان طلباء کی تعداد سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو بُہت قلیل ہے۔ اگر ان طلباء کی تعلیم کو بھی خطرہ میں ڈال دیا گیا۔ تو مسلمانوں کو سخت نقصان اٹھانا پڑے گا :۔

حکّام بالا سے

اس بارے میں ہم حکام بالا سے یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں کہ وُہ طلباء کی شکایات کے متعلق ہمدردانہ رویہ اختیار کریں۔ اور نہایت احتیاط کے ساتھ ان کے متعلق تحقیقات کرائیں۔ قریباً تمام کے تمام مسلمان طلباء کا اپنے آپ کو سخت خطرہ میں ڈالنے کے لئے آمادہ ہو جانا بلاوجہ نہیں ہو سکتا۔ اس وقت تک ان دونوں درسگاہوں کے متعلق مسلمانوں کو جس قدر شکایات رہی ہیں۔ انہیں پیش نظر رکھتے ہوئے موجودہ حالات پر غور کرنا چاہیئے۔ اور جلد سے جلد کمیشن کے ذریعہ تحقیقات کر کے پتہ لگانا چاہیئے۔ کہ کالج اور سکول کے پرنسپل پر ان واقعات کی کہاں تک ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اور پھر اس کے متعلق مناسب کارروائی کرنی چاہیئے :۔

(۲۲ مئی سنہ ۱۹۳۱ء)

گزشتہ ہفتہ میں ایک المناک واقعہ ہوا۔ جو سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں نہ بھولنے والا واقعہ ہے۔ جن حالات میں وہ پیش آیا۔ انہیں بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور میں بعض وجوہ سے اس بات کا اپنے آپ کو اہل بھی نہیں دیکھتا۔ کہ اس کے متعلق

تفصیل سے گفتگو

کروں۔ لیکن چند موٹی موٹی باتیں عرض کرتا ہوں۔

اول یہ۔ کہ ہمارے بھائی قاضی محمد علی صاحب کا حق جو ہمارے ذمہ تھا۔ اور جو یہ تھا کہ

قانونی پہلو

سے ہم ان کے لئے کوشش کرتے۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ ہم نے وہ ادا کیا۔ جہاں تک قانون اجازت دیتا تھا۔ انتہائی طور پر ادا کیا۔ باقی جو مقدر تھا۔ وہ خدا کی مصلحت کے ماتحت پورا ہوا۔ اور خدا تعالیٰ اپنی مصلحتیں خوب جانتا ہے۔ میں اس کے متعلق چند باتیں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ جو قاضی صاحب مرحوم کی چند خوبیاں ہیں۔ پہلی خوبی ان کی جو نمایاں طور پر ظاہر ہے اور جو دل پر گہرا اثر کرتی ہے۔ وہ ان کی

ایمانی غیرت

ہے۔ جو کچھ ان سے سرزد ہوا۔ خواہ اس کے متعلق کیا رائے ظاہر کریں۔ مگر یہ ضرور کہا جائے گا۔ کہ اس کی محرک اعلیٰ درجہ کی ایمانی غیرت تھی۔ مختلف قسم کے درجات لوگوں کے ہوتے ہیں۔ بعض میں ایک حد تک غیرت ہوتی ہے۔ بعض میں نہیں ہوتی۔ اور بعض میں زیادہ ہوتی ہے۔ جیسا جیسا ایمان ہو۔ اسی درجہ کی غیرت پیدا ہوتی ہے۔ قاضی صاحب مرحوم کے حالات سے جو بات واضح طور پر معلوم ہوتی ہے وہ ان کی ایمانی غیرت ہے۔ جو اس فعل کی محرک ہوئی۔ ان کے فعل پر ایسے لوگوں کو اعتراض کرنے کا حق نہیں۔ جن میں غیرت نہیں پیدا ہوتی۔ یا اگر پیدا ہوتی ہے۔ تو اس حد تک پیدا نہیں ہوتی۔ جس حد تک قاضی صاحب مرحوم کے دل میں پیدا ہوئی باقی رہے وہ لوگ جن کے دل میں پورے طور پر غیرت تو پیدا ہوتی ہے۔ مگر

کامل ضبط کی طاقت

خدا تعالیٰ نے انہیں دی ہوئی ہے۔ اور نہایت جوش کے باوجود وہ اپنے جذبات کو دبا لیتے ہیں۔ ایسے لوگ بے شک حق رکھتے ہیں۔ کہ نکتہ چینی کریں۔ مگر جن میں غیرت پورے جوش کے ساتھ نہیں پیدا ہوتی۔ اور وہ اس کیفیت سے ہی ناواقف ہیں جو حالات پیش آمدہ کے ماتحت قاضی صاحب مرحوم کے دل میں پیدا ہوئی وہ اعتراض کرنے کا حق نہیں رکھتے۔

دوسری بات

میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ قانون میں یہ تو دفعہ ہے، کہ غیرت اور اشتعال کے ماتحت یا بغیر اس کے جو فعل سرزد ہو۔ اس پر گرفتار کر لیا جائے۔ لیکن قانون میں کوئی ایسی دفعہ نہیں۔ کہ جو اس قسم کے واقعات کے موجبات کو روکے۔ دشمنان سلسلہ کی طرف سے ایسے متواتر افعال ہوئے۔ جو

انتہائی اشتعال کا موجب

بنے۔ اور خطرہ تھا کہ لوگوں سے ایسے افعال سرزد ہوں مگر اس وقت قانون نے حرکت نہ کی۔ اور قانونی طور پر کوئی ایسی کارروائی نہ کی گئی۔ جو فتنہ کو روکتی قانون کا یہی فرض نہیں۔ کہ جب جرائم سرزد ہو جائیں۔ تو حرکت میں آئے بلکہ یہ بھی فرض ہے۔ کہ ان بواعث کو بھی روکے جو جرائم کا باعث ہوتے ہیں۔ یہ نہیں۔ کہ پہلے موقعہ دیا جائے۔ کہ اشتعال پیدا ہو۔ اور اس کی وجہ سے کوئی فعل سرزد ہو۔ تو پھر گرفتار کر لیا جائے۔ یہ

موجودہ قانون کی کمزوری

ہے۔ اسلام ایسے حالات نہیں پیدا ہونے دیتا۔ اسلام حکم دیتا ہے۔ کہ اتہام لگانے والوں سے ثبوت طلب کیا جائے۔ اور اگر کوئی ثبوت نہ دے سکیں۔ تو انہیں سزا دی جائے۔ اگر موجودہ حکومت کا ایسا قانون ہوتا۔ تو یہ حالات نہ پیدا ہوتے۔ چونکہ ایسا قانون نہ تھا۔ اس وجہ سے ایسے حالات پیدا ہوئے۔ جن سے غیرت والوں کو جوش آیا۔ اس وجہ سے اس واقعہ کی بڑی حد تک ذمہ داری خود قانون پر ہے۔ اور قاضی صاحب مرحوم کو معذور ٹھہراتی ہے۔

تیسری بات

میں یہ کہنی چاہتا ہوں۔ کہ جب قاضی صاحب مرحوم حوالات میں رکھے گئے۔ اور انہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں پڑھنے کا موقعہ ملا۔ تو انہوں نے اقرار کیا۔ کہ اگرچہ میں احمدی تھا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس اعلیٰ تعلیم سے واقف نہ تھا۔ جو اب معلوم ہوئی ہے اس طرح انہوں نے اس واقعہ کے بعد اس بات کو محسوس کیا۔ اور اس کا اقرار کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے موقعہ پر بھی ضبط نفس کا حکم دیتے ہیں۔

چوتھی بات

قاضی صاحب مرحوم کی راست گفتاری ہے۔ ان کی طرف ایک ایسا جرم منسوب کیا گیا۔ جو قانونی لحاظ سے خطرناک نتائج پیدا کرنے والا تھا۔ ایسے موقعہ پر لوگ ہر طرح اپنے بچاؤ کی کوشش کرتے ہیں۔ خواہ انہیں جھوٹ ہی بولنا پڑے۔ لیکن آپ نے اس واقعہ کے بعد

اعلیٰ درجہ کی راست گفتاری

کا طریق اختیار کیا۔ ہر موقعہ پر شروع سے لے کر آخر تک صاف صاف واقعہ بیان کر دیا۔ اور اس بات کی قطعاً پرواہ نہ کی۔ کہ اپنے خلاف اثر پڑے گا۔

خدا تعالیٰ کا حکم

ہے۔ کہ بات صاف صاف بیان کر دینی چاہیئے۔ خواہ اپنے خلاف ہی ہو۔ اس کی اعلیٰ درجہ کی مثال قاضی صاحب نے قائم کی جو قیامت تک قائم رہیگی

اسی کے مشابہ اور واقعات اسی پنجاب میں ہوئے۔ ان میں بھی غیرت کا اظہار کیا گیا۔ مگر عدالت میں جان بچانے کے لئے خلاف واقعہ باتیں بیان کرکے وقعت کو کھو دیا۔ ان کے مقابلہ میں ہمارے نوجوان نے جان کی کوئی پروا نہ کی۔ جس طرح پہلے غیرت کے اظہار کے موقعہ پر جان کی پروا نہیں کی تھی۔ اسیطرح عدالت میں سچ سچ کہدیا۔ یہ ہمیشہ کے لئے

روشن مثال

قائم رہے گی۔ اور نہایت چمکیلی یادگار رہے گی۔

ایک اور سبق

جوان کے حالات سے حاصل ہوتا ہے۔ وہ ان کا استقلال اور استقامت ہے۔ انہوں نے سچ بھی بولا۔ مگر جب انہیں سنایا گیا۔ اور انہیں یقین ہو گیا۔ کہ سارے مرحلے طے ہو چکے ہیں۔ اور

موت کا حکم

قائم رہا ہے۔ تو کسی قسم کی گھبراہٹ ظاہر نہ کی۔ اور نہ جزع فزع اور خوف کا اظہار کیا۔ نہایت اعلےٰ درجہ کی استقامت دکھائی۔ اور ان کی خندہ پیشانی آخر تک قائم رہی۔ جو لوگ ان سے ملنے کے لئے گئے۔ وہ روئے۔ مگر انہوں نے انہیں کہا۔ جو شخص روئے۔ وہ میرے پاس نہ آئے۔ میرے پاس وہی آئے۔ جو خوشی خوشی باتیں کرے۔ غرض آخر تک انہوں نے استقلال قائم رکھا۔ اور ایسا اعلےٰ نمونہ دکھایا۔ جسے وہی سمجھ سکتے ہیں۔ جو سچا استقلال جانتے ہیں انکی

ایک اور بات

جو ہمیشہ تاریخ میں یادگار رہے گی۔ وہ ان کا وہ نمونہ ہے۔ جو انہوں نے جیل میں بند رہنے کے دنوں میں دکھایا۔

جیل میں

ان کے ارد گرد ایسے لوگ تھے۔ جو جرائم کی وجہ سے سزا یافتہ تھے۔ ان کے دل سخت تھے۔ مگر قاضی صاحب نے ان کے دلوں کو نرم کیا۔ اور ایسا نرم کیا۔ کہ وہ ان کے مداح ہو گئے۔ میں یہ کہنے سے نہیں ڈرتا۔ کہ ان کا یہ نمونہ ایسا ہی تھا۔ جیسا قرآن کریم میں حضرت یوسف علیہ السلام کا بیان ہوا ہے۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام قید خانہ میں تھے۔ تو دو قیدی ان کے پاس آئے۔ انہوں نے رویا دیکھے تھے۔ انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا۔ ہم تجھے محسن دیکھتے ہیں۔ یہ انہوں نے ان کا نمونہ دیکھ کر کہا تھا۔ اسی طرح ان لوگوں نے جو قیدی تھے۔ یا ملازمین۔ اور جو مختلف مذاہب سے تعلق رکھتے تھے۔ مسلمان۔ ہندو اور سکھ سب نے قاضی صاحب کی

نیکی اور بزرگی کا اعتراف

کیا۔ ان میں سے کئی اپنے لئے ان سے دعا کراتے۔ اور وہ یہ محسوس کرتے تھے۔ کہ ہمارے اندر خدا کا ایک ولی رہتا ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ قاضی صاحب نے قید خانہ میں کیسا اعلےٰ نمونہ دکھایا۔

ان کی استقامت کے بارے میں ان کا آخری واقعہ بھی اپنے اندر بہت بڑا سبق رکھتا ہے۔ جب

آخری وقت

آیا۔ اور ساڑھے ۴ بجے صبح کے قریب انہیں اطلاع دی گئی۔ کہ تیار ہو جائیں۔ تو اس وقت وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ نماز کے بعد جب انہیں اطلاع دی گئی۔ تو انہوں نے کہا۔ میں پہلے ہی تیار ہوں۔ جیل والوں نے بتایا۔ کہ ایسے موقعہ پر کس طرح لوگوں کو لانا پڑتا ہے۔ مگر انہوں نے کوئی گھبراہٹ یا بے چینی ظاہر نہ کی۔ بلکہ نہایت اطمینان اور استقامت کے ساتھ خدا تعالےٰ کی تعریف کے شعر پڑھتے ہوئے پھانسی کے مقام کی طرف بڑھے۔ پھانسی کا بھیانک نظارہ ایسے شخص کی روح پر جس کو پھانسی کی طرف لے جایا جا رہا ہو۔ ایک ایسا

ہیبت ناک اثر

ڈال سکتا ہے۔ کہ اس کے تصور سے بھی انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس کے مقابل میں قاضی صاحب مرحوم کا نمونہ دیکھو کہ جب ان کو کہا جاتا ہے۔ کہ اس ہولناک گھڑی کے لئے تیار ہو جاؤ۔ تو بے ساختہ ان کے مُنہ سے یہ کلمات نکلتے ہیں۔ کہ میں تو ہر وقت تیار ہوں۔ اور پھر نہایت درجہ کی طمانیت اور سکون کے ساتھ وہ اپنی جگہ سے اٹھتے ہیں۔ اور خدا کی حمد کے گیت گاتے ہوئے پھانسی کے تختہ پر جا کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ ایک ایسا اعلےٰ نمونہ ہے۔ کہ اس کی نظیر امت محمدیہ کے اولیاء اور

جماعت احمدیہ کے شہداء

کے سوا، جنہوں نے کابل کی سرزمین میں حق کے لئے اپنی جانوں کو قربان کیا۔ اور کسی جگہ نہیں ملیگی۔ پس اگر سچ پوچھو تو جو نظارہ گورداسپور جیل کے کمپونڈ میں ۱۶ مئی کی صبح کو دیکھا گیا۔ وہ اپنی جنس میں ایک بے نظیر واقعہ تھا۔ جس کا نمونہ غیر اسلامی دنیا میں ملنا محال ہے۔ اور اسلامی دنیا میں بھی سوائے اولیاء اللہ کے اور کہیں نہیں ملیگا۔

یہ چیزیں ہیں۔ جو باقی رہ جاتی ہیں۔ ہر شخص نے دنیا سے گزر جانا ہے۔ ہمیں جو بعض باتیں معلوم ہو سکی ہیں۔ ان کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ جو نمونہ قاضی محمد علی صاحب نے دکھایا ہے۔ وہ قابلِ تقلید ہے۔

پھر ان کے

بعض رویا اور کشوف

ہیں۔ جن سے ان کی نیکی اور تقویٰ ظاہر ہوتا ہے۔ ان کی کاپیاں اور متفرق کاغذوں پر نوٹ جو ان کی وفات کے بعد ملے ہیں۔ اور جن کا ہمیں پہلے علم نہ تھا۔ ان میں بہت سے رویا و کشوف درج ہیں۔ مثلاً ان میں سے ایک یہ ہے۔ کہ انہوں نے اپنا ۷ فروری کا الہام لکھا ہے۔ یہ آواز میرے سینے سے چل کر زبان سے نکلی۔ کہ "ہفتے کے دن میں پھانسی کیا کرتا ہوں"۔ چنانچہ دو دفعہ ان کے لئے پھانسی کا دن مقرر ہوا۔ اور دونوں دفعہ ہفتہ کا ہی دن تھا۔ اور آخر ہفتہ کے ہی دن پھانسی ہوئی۔ اسی طرح انہوں نے ۱۴ فروری اپنی کاپی میں لکھا۔ "زبان پر آیا۔ کہ جس جگہ پر میں نے خود لکھا ہوا تھا۔ آج وہاں آیا۔ اور قبر دکھائی دی مقبرہ بہشتی میں"۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ یہ بھی ان کی سچائی اور نیکی کا ثبوت ہے۔ ۷ فروری اور ۱۴ فروری دونو

ہفتہ کے دن

تھے۔ اور ان کے الہام کے مطابق ہفتہ کو ہی پھانسی کا واقعہ ہوا۔ اور اسی دن وہ بہشتی مقبرہ میں اس قبر میں مدفون ہوئے۔ جو ان کو دکھائی گئی تھی۔ انہوں نے بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کو کہا تھا۔ کہ میری قبر حضرت مسیح موعودؑ کے مزار مبارک سے مشرق کی طرف ہو۔ مگر ان کے کہنے سے ان کی قبر مشرق کی طرف نہیں بنائی گئی۔ بلکہ جس ترتیب سے قبریں کھودی جاتی ہیں۔ اسی ترتیب کے ماتحت ان کی قبر بنائی گئی۔ اور ایسا اتفاق ہوا۔ کہ وہ قبر حضرت مسیح موعودؑ کے مزار مبارک سے مشرق کی طرف ہی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو قبر ان کو دکھائی گئی تھی۔ وہ حضرت مسیح موعودؑ کے مزار مبارک سے مشرق کی طرف تھی۔ اسی لئے انہوں نے بھائی جی سے کہا۔ کہ میری قبر مشرق میں ہو۔

ان کو اپنے رویا اور کشوف کے ماتحت یقین تھا۔ کہ

پھانسی کی موت

سے بچایا جاؤں گا۔ ان کی موت جس طرح ہوئی۔ اس کی بظاہر شکل اگرچہ پھانسی کی ہے۔ لیکن جب ہم قرائن کو دیکھتے اور علامات پر غور کرتے ہیں۔ تو ماننا پڑتا ہے۔ کہ ان کی یہ بات بھی پوری ہوئی۔ جب قادیان میں ان کی لاش لائی گئی۔ تو قاضی صاحب گو زبان سے کچھ نہیں کہہ سکتے تھے۔ لیکن ان کا چہرہ زبانِ حال سے بتا رہا تھا۔ کہ انہیں

پھانسی سے بچا لیا گیا

ہے۔ ہمیں جو علم دیا گیا تھا۔ وہ یہی تھا۔ کہ قاضی صاحب کو پھانسی دی گئی ہے۔ اس لئے یہ بات کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھی۔ کہ وہ پھانسی کی موت کے سوا کسی اور موت سے فوت ہوئے ہیں۔ لیکن ان کے چہرہ اور عام حالت میں ایک ایسی بات تھی۔ جس نے مجبوراً دیکھنے والوں کے خیالات میں ایک غیر مترقبہ تبدیلی پیدا کر دی۔

ڈاکٹروں نے کتابیں دیکھ کر بتایا۔ کہ ایسی موت کی کوئی علامت بھی ان میں نظر نہیں آتی۔ خدا تعالیٰ نے ایسے اسباب پیدا کر دیئے۔ کہ ظاہری پھانسی کے معاً بعد لاش ہمارے آدمیوں کے حوالہ کر دی گئی۔ اور لاش دینے والوں نے بھی بتایا۔ کہ کوئی علامت ظاہر نہ ہوئی۔ پھر اور آدمی جب حال دریافت کرنے

کے لئے گئے۔ تو جو حالات معلوم ہوئے۔ وہ بھی یہی ظاہر کرتے ہیں۔ ایک زندہ آدمی کو جب پھانسی دی جاتی ہے۔ تو

ایک بڑی علامت

یہ ہوتی ہے کہ پھانسی کے بعد انسان کا جسم تڑپتا ہے۔ مگر انہوں نے ذرا حرکت نہ کی۔ اس کے مقابلہ میں داروغہ جیل نے ایک بات بیان کی۔ اور وہ یہ۔ کہ پھانسی کے تختے پر جب ان کو کھڑا کیا گیا۔ تو کسی قدر کانپے۔ ممکن ہے۔ وہی

جان کنی کا وقت

ہو۔ کیونکہ ان کی حالت ایسی تھی۔ گویا کہ مردہ کو لٹکایا گیا۔ جس طرح مردہ کو اگر پھانسی دی جائے۔ تو اس میں کوئی حرکت نہیں پیدا ہوتی۔ اسی طرح ان کے جسم میں کوئی حرکت پیدا نہ ہوئی۔ غرض بہت سے ایسے قرائن ہیں۔ جن سے یقین ہوتا ہے کہ ان کی موت پھانسی سے نہیں ہوئی۔ ممکن ہے غیر لوگ یہ نہ مانیں۔ مگر ہمارے لئے کافی قرائن ہیں۔ قاضی صاحب کا

ایک اور الہام

ما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم۔ یہ قرآن کریم کی آیت ہے۔ اور اس میں جو واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ اس میں بہت بڑا اختلاف کیا جاتا ہے۔ عیسائی بھی اور یہودی بھی کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح کو صلیب پر چڑھایا گیا اور صلیب پر انہوں نے جان دی۔ مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ نہیں یہ درست نہیں۔ انہیں بچا لیا گیا۔ اور حضرت عیسےٰ کو زندہ اتار لیا گیا۔ بچانے کا یہ بھی طریق ہے۔ لیکن اس طرح بھی ایسی موت سے بچایا جا سکتا ہے۔ کہ پھانسی سے پہلے روح قبض کر لی جائے۔ روح پھانسی سے پہلے قبض کی جائے یا بعد یہ

پھانسی سے بچانا

ہی ہو گا۔ اور جو لوگ خدا تعالیٰ کی نصرت اور اس کے عجیب در عجیب تصرفات پر یقین رکھتے ہیں۔ ان کے لئے یہ کوئی ایسی بات نہیں۔ جو نہ مانی جائے۔ اور جب قاضی صاحب مرحوم کے اور رویا پورے ہو گئے۔ تو ان کو دیکھتے ہوئے ہم یہ ماننے پر مجبور ہیں۔ کہ جب اللہ تعالیٰ نے انہیں یقین دلایا۔ کہ پھانسی سے موت نہ ہو گی تو اسے پورا بھی کیا۔ اس کے متعلق یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ جب خدا قادر تھا۔ کہ پھانسی کی صورت ہی نہ ہوتی۔ تو پھر

کیوں پھانسی پر لٹکایا گیا

اس کا ایک جواب تو یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی مصلحت اللہ ہی بہتر سمجھتا ہے۔ انسان اس کے کاموں پر حاوی نہیں ہو سکتا۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو اور ذریعہ سے بھی صلیب سے بچا سکتا تھا۔ مگر یہ طریق اختیار کیا۔ کہ دنیا کا ایک بڑا حصہ غلطی میں پڑا رہا۔ لیکن ایک بات جو معلوم ہوتی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی

ایک بہت بڑی مصلحت

یعنی جماعت کی تربیت اور سیدھے رستہ پر چلانا ہے۔ صحابہ سے جنگ احد کے موقعہ پر غلطی ہوئی۔ مسلمانوں کو فتح ہو چکی تھی۔ دشمن بھاگ گیا تھا۔ مگر خدا تعالیٰ نے صحابہ کو سبق سکھانے کے لئے فتح کو شکست سے بدل دیا۔ اس وقت نہایت تکلیف دہ حالات پیدا ہو گئے۔ میری سمجھ میں اس واقعہ کی یہ حکمت آتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کی تربیت کرنا چاہتا ہے۔ اور غلط راستہ سے بچانا چاہتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ قاضی صاحب کو موت سے بچا لیتا۔ تو یہ خیال پیدا ہو سکتا تھا۔ کہ ایسے افعال مستحسن ہیں۔ اور دوسروں کو بھی کرنے چاہئیں۔ پھر ان کے حالات خواہ معذوری کے نہ ہوتے۔ تو بھی وہ ایسے افعال کر گزرتے۔ اب جو صورت خدا تعالیٰ نے پیدا کی۔ وہ اس لئے کی۔ تا لوگ سمجھیں۔ کہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم

اس سے اعلےٰ ہے۔ جیسا کہ قاضی محمد علی صاحب نے خود بھی اعتراف کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں میں نے جیل میں پڑھی ہیں۔ اور جو کچھ مجھ سے ہؤا۔ اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اعلےٰ ہے۔ خدا تعالیٰ نے ان کے خاص حالات کی وجہ سے انہیں تو بخش دیا۔ لیکن قانون کو جاری کر دیا۔ تاکہ اور لوگ غلط راہ اختیار نہ کریں۔ خدا تعالیٰ ہمیں ان کی نیک باتوں پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ اور

ضبط نفس

کے معاملہ میں اس تعلیم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سکھائی ہے۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی طرف سے

بعض سوالات کے جواب

دہلی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے بعض لوگوں نے سوالات کئے۔ حضور نے جواب میں جو ارشاد فرمایا۔ اس کا مفہوم اس غرض سے کہ دوسرے احباب بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

ایک صاحب نے سوال کیا۔ کہ پیر کی توجہ کا اثر مرید پر ہوتا ہے۔ یا نہیں۔ جیسا کہ بعض اولیاء اللہ کے واقعات میں لکھا ہے کہ انہوں نے اپنی توجہ سے بعض نہایت گندے مریدوں کو پاک کر دیا۔

حضور نے فرمایا۔ یہ غلط ہے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توجہ کا ابوجہل پر تو کچھ بھی اثر نہ ہؤا۔ حالانکہ آپ بہتیری توجہ فرماتے تھے۔ پس جس پر توجہ کی جائے۔ جب تک وہ خود نہ جھکے اور اثر قبول کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار نہ کرے۔ اس وقت تک کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا۔ قرآن مجید میں آیا ہے۔ انک لا تھدی من احببت جس طرح مقناطیس لوہے کو کھینچ لیتا ہے۔ کیونکہ لوہے میں مقناطیسی اثر قبول کرنے کی طاقت ہوتی ہے۔ لیکن لکڑی کو نہیں کھینچ سکتا ہے۔ کیونکہ اس میں وہ طاقت نہیں ہوتی۔ اسی طرح جب تک کوئی شخص خود بھی اثر قبول کرنے کے لئے نہیں جھکتا۔ محض پیر کی توجہ فائدہ نہیں دے سکتی۔

ایک دوسرے صاحب نے دریافت کیا۔ حضور کا قوالی کے متعلق کیا ارشاد ہے۔ کیونکہ قوالی سننے سے بہت اثر اور سرور حاصل ہوتا ہے۔

حضور نے فرمایا۔ آپ نے کیا کبھی بھنگ پی ہے؟ بھنگ پینے والوں کو تو اتنا اثر اور اتنا لطف حاصل ہوتا ہے۔ کہ اس کا عشر عشیر بھی قوالی سننے والوں کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ بھنگ پینے والے کو تو اتنا سرور حاصل ہوتا ہے۔ کہ وہ دیکھتا ہے۔ کہ آسمان کے طبقات اس پر کھل گئے۔ اور کبھی وہ فلک کی سیر کرتا ہے۔ اور کبھی اور دوسرے بلند مقامات پر اڑتا پھرتا ہے۔ پس اگر لطف حاصل کرنا ہے۔ تو آپ قوالی سن کر چھوٹی چیز پر قناعت کیوں کرتے ہیں۔ کیوں زیادہ سرور دینے والی چیز اختیار نہیں کرتے؟

سائل نے کہا۔ کہ قوالی سننے سے بعض اوقات بے اختیار رقت طاری ہو جاتی ہے۔

فرمایا تھیٹر دیکھنے اور جھوٹے ناولوں کے پڑھنے سے بھی رقت طاری ہو جاتی ہے۔ اور انسان بے اختیار رونے لگتا ہے۔ رہا یہ کہ لوگوں کو قوالی میں حال آ جاتا ہے۔ اس کے متعلق ابن سیرین نے لکھا ہے۔ کہ ایک شخص کو کسی اونچی دیوار پر بٹھا کر اس کے سامنے تمام قرآن مجید پڑھ جاؤ۔ پھر میں دیکھوں گا کہ اسے کس طرح حال آتا ہے۔ اسی شخص نے کہا کہ بعض بزرگوں کے واقعات میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ قوالی سنتے ہوئے ان کا انتقال ہو گیا۔ حضور نے فرمایا۔ یہ تو ضعف قلب کی علامت ہے۔ دل کمزور ہو گا۔ اس لئے قلب کی حرکت

تحقیق الادیان

ویدوں میں تحریف

موجودہ وید الیشوری گیان نہیں

میرا دعوٰی ہے۔ کہ وید مقدس الہامی یا الیشوری گیان پستک نہیں ہیں بلکہ چند ایک براہمنوں کی تصانیف ہیں۔ ویدوں میں اکثر ایسے منتر پائے جاتے ہیں۔ جن کی وجہ سے مہاتما رسپتی اور بدھ بھگوان کو مجبوراً نہایت سخت الفاظ استعمال کرنے پڑے۔ گو مہاتما برہسپتی کے الفاظ نہایت سخت ہیں۔ مگر نیک نیتی اور سچائی پر مبنی ہیں۔ اگر موجودہ زمانہ کے ویدوں کو حرف بحرف صحیح و غیر محرّف مانا جائے۔ تو مہاتما برہسپتی کا کہنا بالکل درست معلوم ہوتا ہے۔ مگر میری رائے یہ ہے۔ کہ ویدوں میں خوفناک تحریف واقع ہو چکی ہے اور وید کے مخالف وام مارگی وغیرہ دشمنانِ وید نے اکثر نہایت تہذیب اور انسانیت سے گرے ہوئے منتر بنا کر ویدوں میں گھسیڑ دیئے ہیں۔ جنکو نکالے بغیر ویدوں کی صحیح تعلیم کا پتہ چلنا دشوار ہے۔

وید ماننے والوں کو مشورہ

میں اپنے سناتن دھرمی ہندو بھائیوں کو عموماً اور آریہ سماجی بھائیوں کو خصوصاً یہ مشورہ دیتا ہوں۔ کہ غیر مذاہب کے لوگوں کی شدھی کرنے سے پیشتر ویدوں کی شدھی کریں ورنہ یقین جانیں۔ کہ ویدوں کی شدھی اور صفائی کئے بغیر ویدوں کا پرچار ہونا مشکل ہی نہیں۔ بلکہ ناممکن ہے۔ مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر میں اپنے ہندو آریہ بھائیوں کا عموماً اور شری پنڈت رام چندر دہلوی۔ پنڈت کالیچرن شرما اور پنڈت وشوشرما وغیرہ آریہ سماجی علماء کا خصوصاً دھیان ویدوں کی مندرجہ ذیل تعلیم کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ میرا مقصد اس تحریر سے کسی کی دلآزاری نہیں۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ ویدوں جیسی مقدس کتابوں کو وام مارگیوں کی ملاوٹ و تحریف سے پاک صاف کر لیا جائے۔

نئے آریوں کو تنبیہ

اسی سلسلہ میں ان غیر ہندو لوگوں کو جو آریہ سماجی ہو گئے ہوں۔ کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ جس وید رُوپی کشتی میں بیٹھ کر وہ دنیوی سمندر کو پار کرنا چاہتے ہیں۔ اس میں خوفناک سوراخ ہو جانے سے منجدھار سمندر میں ڈوبنے کا امکان ہے۔ ارباب ویدوں کی تعلیم بھی سن لیجئے۔ اگرچہ ویدوں کی ایسی تعلیم پیش کرنا خوشگوار فعل نہیں۔ مگر کیا کیا جائے۔ جبکہ ویدوں کے اصلی معانی کو پردہ در رکھ کر لوگوں کو ویدک دھرم کی دعوت دی جاتی ہے۔ تو ہر نیک انسان کا فرض ہو جاتا ہے۔ کہ ناواقف لوگوں کو اس دھوکے سے بچائے۔

وام مارگیوں کا تصرف

ویدوں میں ہزاروں منتر وام مارگ کی تعلیم کے مظہر ہیں جس سے صاف ثابت ہے۔ کہ یا تو ویدوں کے مصنف لوگ بقول مہاتما برہسپتی ویدھ وام مارگی برہمن تھے۔ یا دشمنان وید وام مارگیوں نے ویدوں کو بدنام کرنے کی نیت سے ہزاروں مخرب الاخلاق منتر بنا کر ویدوں میں ملا دیئے۔ میں یہاں آپ لوگوں کے ادب اور تادیب کو لحاظ میں رکھتا ہوں۔ صرف چند ایک منتروں پر ہی اکتفا کروں گا۔

ناقابل ترجمہ وید منتر

(۱) یجروید ادھیائے ۲۳ منتر ۲۰ تا ۲۹ میں یجمان کی رانی کا جسے مہشی کہا جاتا ہے۔ قربانی والے گھوڑے سے جماع کرانے کا ذکر ہے۔ چنانچہ منتر ۲۱ پر خاص طور پر مہا ہو پادھیار اُبٹ اچاریہ اور مہی دھر اچاریہ کا سنسکرت ترجمہ قابل دید ہے۔ کاتیائن شروت سوتر اور کلپ نامی وید انگ اور شت پتھ براہمن وغیرہ جزو وید میں بھی یہی ترجمہ و تفسیر کی گئی ہے۔ تمام مغربی علماء وید نے بھی ایسا ہی ترجمہ کیا ہے۔ چنانچہ پرنسپل رالف۔ ٹی۔ ایچ۔ گرفتھ صاحب بہادر کا سنسکرت کالج کاشی ان وید منتروں کا ترجمہ نہ دیکر مندرجہ ذیل ریمارک دیتے ہیں :-

“ mahishi swayamevasrsisnama krishyai swayonaw sthapayati this and the following nine stanzas are not reproducible even in the same obscurity of a learned European language and stanzas 30 & 31 are un-intelligible without them.”

جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ یہ اور اگلے نو وید منتر ہرگز اس قابل نہیں ہیں۔ کہ انہیں مہذب یورپ کی کسی نیم وحشی زبان میں بھی ترجمہ کیا جا سکے۔ اور منتر ۳۰ و ۳۱ کا مطلب ان کے بغیر سمجھ میں آنا مشکل ہے :

شادی کے موقعہ کے منتر

(۲) رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۸۵ منتر ۳۷ اور اتھروید کانڈ ۱۴ سوکت ۲ منتر ۳۸ کا ترجمہ پیش کرنا قطعاً نامناسب ہے۔ اس لئے اسے نظر انداز کرتے ہوئے یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ یہ منتر شادی کے وقت لڑکے لڑکی کے سامنے پڑھے جاتے ہیں اور ان کے پڑھنے کا حکم بانیٔ آریہ سماج نے دے رکھا ہے۔

میں اپنے آریہ بھائیوں کو مشورہ دیتا ہوں۔ کہ خدا کے واسطے تہذیب اور اخلاق کے نام پر ایسے ایسے منتروں کو وید مقدس سے نکال کر ویدوں کی شدھی کریں۔ ورنہ جب تک یہ منتر ویدوں میں موجود رہیں گے۔ تمام لوگ مہاتما برہسپتی کے الفاظ میں ہی ویدوں کو یاد کرتے رہیں گے۔

اس اور بعض دیگر منتروں کے خلاف آریہ سماج الٰہ آباد کے پردھان پنڈت گنگا پرساد اپادھیائے ایم۔ اے نے آریہ مترا اخبار آگرہ مورخہ ۱۷ جون ۱۹۲۹ء میں لکھا تھا۔ "وہ منتر اتنا مخرب الاخلاق ہے۔ کہ معمولی سنسکرت جاننے والا دولہا بھی اسے پڑھنے کا حوصلہ نہ کرے گا۔ ابھی تو لوگ اس لئے پڑھتے ہیں۔ کہ نہ پڑھنے والا سمجھتا ہے۔ اور نہ سننے والے۔ لیکن کیا آریہ سماج ہمیشہ یہی حالت رکھنا چاہتا ہے؟ اگر اس منتر کو نہ نکالا گیا۔ تو اس کے خلاف یا تو خوفناک انقلاب اٹھ کھڑا ہوگا۔ یا لوگ اسے نظر انداز کر دیا کریں گے۔ دونوں ہی باتیں بری ہیں"

اور پھر ۸ اگست ۱۹۲۵ء کے اخبار آریہ مترا آگرہ میں اسی منتر کے متعلق آریہ سماج الٰہ آباد کے پردھان پنڈت گنگا پرساد اپادھیائے ایم اے نے لکھا تھا۔ کہ :-

"نکاح کے وقت سبھا منڈپ میں

. . . .

سارنہ پوش لِوشٹی منتر کا پڑھنا بلا شک و شبہ مخرب الاخلاق ہے۔ اسی ڈھو منتر کے خلاف آریہ سماج مین پوری کے پردھان بابو شیام سندر لعل بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ نے بھی صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے آریہ مترا اخبار آگرہ مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۲۹ء میں لکھا تھا۔ "یہ منتر بیاہ کے موقعہ پر مخرب الاخلاق سا دکھلائی پڑتا ہے" اسی طرح اور بھی متعدد اشخاص نے اس اور دیگر متعدد وید منتروں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی تھی۔ یہاں تک کہ سوامی سو تنتر انند جی مہاراج پردھان سنیاسی کالج لاہور نے جو سوامی دیانند سرسوتی کی تصنیف سنسکار ودھی کا نیا ایڈیشن چھپوایا ہے اس میں سے ان وید منتروں کو باہر نکال دیا ہے۔

ایک استری کے متعدد خاوند

(۳) وید مقدس ہر ایک عورت کو ایک ساتھ متعدد خاوندوں کے ساتھ نکاح کرنے کی اجازت بخشتا ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل وید منتروں سے آشکارا ہے

اتھروید کانڈ ۱۴ سوکت ۲ منتر ۱ اور رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۸۵ منتر ۳۸ ہندی ترجمہ (پنڈت جے دیو شرما میمانسا تیرتھ گورو کل کانگڑی) "سے گیاوان (علیم الکل) پریشور اور اچاریہ تیرے سنگش (روبرو) ہم تُو کے (نوجوان) لوگ جہیز اور رتھ کے ساتھ (سالتھ) دلہنی سورتی کیا کو پری نئے کرتے (بیاہتے) ہیں وہ ہم پتیوں (خاوندوں) کو پرجا سہت استری یعنی (بیوی) پھر دان (عطا) کر"

اتھروید کانڈ ۲ سوکت ۳۶ کے آٹھوں منتر میں ایک لڑکی کو متعدد خاوندوں کے ساتھ بیاہ دینے کی اجازت ہے۔ بخوف طوالت صرف ساتویں منتر کا آریہ سماجی ترجمہ دیا جاتا ہے۔

ہندی ترجمہ:۔ (آریہ سماجی مترجم وید پنڈت جے دیو شرما میمان تیرتھ گورو کل کانگڑی)

"ہے کماری (کنواری)! یہ سورن رے (سنہری) انگوٹھی یا سورن مُدرا (سونے کا چھلا) یہ گُگل کا سگندھت درویہ (خوشبو) یہ پروکشن۔ ارگھ۔ پادیہ کا جل یا دودھ کا بنا پدارتھ اور (عادا) یہ سوبھاگیہ یا سبھگم کرن درویہ سو بھاگیہ سوچک کُم کُم (زعفران) آدی درویہ (وغیرہ اشیاء) یہ سب پدارتھ پتیوں (خاوندوں) کے آگے پرستت (پیش نذر) کرنے کے لئے تیرے پریم (محبت) کے بدلے میں تجھ سے پریم درشانے ہارے اپنے پریتم کو پراپت کرنے کے لئے تجھ کو پرو ہت ایوم ماتا اور پتا اور بھائی دیتے ہیں۔"

اس وید منتر میں لڑکی کے لئے واحد اور خاوندوں کے لئے جمع کا صیغہ مستعمل ہؤا ہے۔ اور منتر ۲ و ۳ میں آئے ہوئے لفظ سوم کا ترجمہ آریہ سماجی پنڈت جے دیو شرما نے دونو جگہ "پرتھم پتی" یعنے پہلا خاوند کیا ہے جس سے بھی متعدد خاوند ایک عورت کے ہونے ثابت ہیں۔

اس ویدک تعلیم پر عمل بھی ہوتا رہا ہے۔ جیسا کہ ایک دروپدی کے (۱) یدھشٹر (۲) ارجن (۳) بھیم سین (۴) نکل (۵) اور سہدیو نامی ایک ساتھ پانچ خاوند تھے۔ اور ان پانچوں خاوندوں نے اُس ایک ہی زوجہ دروپدی سے پانچ بیٹے پیدا کئے۔ جن کے نام معہ ولدیت حسب ذیل ہیں۔ (۱) یدھشٹر کا بیٹا پرتی وِند (۲) ارجن کا بیٹا شرت کرما۔ (۳) بھیم سین کا بیٹا سُوت سوم (۴) نکل کے بیٹے کا نام شتانیک اور (۵) سہدیو کے برخوردار کا نام شُرت آشنی تھا۔

مزید براں مہابھارت آدی پرب ادھیائے ۱۹۷ میں ایک مناظرے کا ذکر ہے۔ جو کہ دروپدی کے سوئمبر کے بعد یہ طے کرنے کے لئے ہؤا تھا۔ کہ متعدد اشخاص کا ایک ہی عورت کے ساتھ نکاح ایک ہی وقت میں ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اس مباحثہ میں دھرم پتر صداقت مجسم یدھشٹر کا قول ہے۔ کہ ویدک زمانہ میں جٹلا نامی گوتم کی نسل میں پیدا ہوئی۔ دھرماتما رِشی کنیا کے ساتھ سات رشیوں نے ایک ساتھ نکاح کیا تھا۔ اور وارکشی نامی ایک مُنی کی بیٹی نے پہلے زمانہ میں پرچیتا نامی دس بھائیوں کے ساتھ ایک ساتھ شادی کی تھی۔ اسی سلسلہ میں مہرشی وید ویاس نے فیصلہ دیتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ ایک عورت کے ساتھ ایک ساتھ متعدد مردوں کا شادی کرنا عین ویدک دھرم کے مطابق ہے۔ نیز مہابھارت

ادیوگ پرب ادھیائے ۱۱۰ تا ۱۲۰ میں راجہ ییاتی کی خوبصورت لڑکی مادھوی نامی کے ساتھ (۱) ہریشو (۲) دوو داس (۳) اُشی نر (۴) وشوا متر (۵) ارنیہ نامی پانچ راجوں نے بیاہ کر کے وسومنا۔ پرتردن۔ شوی اور اشٹکا نامی بیٹوں کو علے الترتیب پیدا کیا تھا۔

وید منتروں کی تعداد میں اختلاف

اِس بات کے مزید ثبوت کے لئے کہ ویدوں میں خوفناک تحریف واقع ہو چکی ہے۔ مندرجہ ذیل نقشہ سے مختلف مطابع و مترجم کے مطابق وید منتروں کی مختلف تعداد پائی جاتی ہے۔ جو ویدک تحریف کا زبردست اور لاجواب ثبوت ہے۔

(۱) شونک آچاریہ کے مطابق رگوید کے منتروں کی تعداد ۱۰۵۸۰

(۲) سائن آچاریہ " " " " ۱۰۴۸۹

(۳) سوامی دیانند سرسوتی " " " ۱۰۵۸۹

(۴) پنڈت لیکھرام آریہ مسافر بحوالہ کلیات آریہ مسافر تاریخ دنیا حصہ دوئم - - - ۱۰۵۱۸

(۵) پرایکارنی سبھا اجمیر والے رگوید میں - - - ۱۱۰۰۱

(۶) آریہ سماجی پنڈت شوشنکر کاویہ تیرتھ کے مطابق بحوالہ ویدک اتہاس نرنے - - - ۱۰۴۰۲

(۷) پنڈت جگن ناتھ بحوالہ سروانوکرمنی - - - ۱۰۴۵۲

(۸) چرن ویوہ کے ٹیکا کار مہی داس کے مطابق - - ۱۰۴۷۲

(۹) آریہ سماجی پروفیسر بالکرشن ایم۔ اے بحوالہ ہندی تواریخ جلد اول - - - ۱۰۵۱۸

(۱۰) سناتنی سوامی دیانند بحوالہ ستیارتھ ویک - - ۱۰۵۳۸

(۱۱) کاتیائن مُنی کے چرن ویوہ میں - - - ۱۰۶۲۲

(۱۲) پنڈت ستیہ ورت سام شرمی کے مطابق ۱۰۴۰۲ وغیرہ وغیرہ۔

(۲) یجروید کے منتروں کی تعداد

(۱) مہرشی دیانند کے مطابق ۱۹۷۵

(۲) آریہ سماجی پنڈت دامودر ساتولیکر کے مطابق ۱۴۰۰

(۳) آریہ سماجی پنڈت شوشنکر کاویہ تیرتھ بحوالہ ویدک اتہاس نرنے - - - ۱۹۷۴

(۴) اُبٹ آچاریہ و مہی دھر آچاریہ کے مطابق ۱۹۷۴

(۵) ویدک مُنی ہری پرساد کے مطابق وغیرہ وغیرہ

اسی طرح دیگر ویدوں کے منتروں میں بھی سخت اختلاف پایا جاتا ہے۔ مزید مباحثہ مہادویالیہ جوالاپور دیکھو۔

(آتمانند بانیئے ستیہ دھرم)

بنگال پراونشل نمسو[...] احمدی مبلغ [...]

۲۸ مئی کو برہمن بڑیہ میں صوبہ بنگ[...] کی پراونشل کانفرس زیر صدارت بابو [...] صاحب منعقد ہوئی۔ جس میں تمام صوبہ [...] شریک ہوئے۔ نمو شودر کے علاو[...] بطور وزیٹر بکثرت موجود تھے۔ [...] سے بھی زائد تھی۔ مختلف لیکچراروں [...] اپنی گری ہوئی حالت اور ہندوؤں [...] ہمارے مبلغ مولوی ظل الرحمٰن [...] اِس کانفرنس میں لیکچر کا بندوبست [...] صاحب نے اسلامی مساوات اور [...] پیش کرتے ہوئے دیگر اقوام کا بے انص[...] انسان دوسرے انسان کو سوڈرا و[...] ہے۔ بیان کیا۔ اور اچھوت اقوام کو [...] کی طرف دعوت دی۔ یہ لیکچر بہت پسند [...] متعصب ہندو لیڈر جل بھن کر خاک ہو[...]

اس کے بعد بابو پورنا چندر شرما [...] پروجا بندھو نے اپنے لیکچر میں بیان [...] میں اخوت اور مساوات کو قائم کر[...] بھیجا۔ مسلمانوں نے یہ کام شروع کر دیا [...] ہندوؤں نے دیکھا کہ ان کا اثر زائل ہو [...] مسلمان بادشاہوں کو اپنی بیٹیاں [...] کرلیا۔ اور نیچ جاتیوں کی طرف سے [...] ہماری نیچ جاتیاں آج تک وہیں کی [...]

آخر میں پریذیڈنٹ صاحب نے [...] کی طرف سے تو بہت کچھ مدد مل رہی [...] کسی مدد کی امید نہیں۔ ہمیں ہن[...] مگر اے نمو شودر بھائیو! ان کی [...] ہندو نہیں ہیں۔ بلکہ ہم نمو شودر ہیں۔ ہندوؤں۔ عیسا[ئیوں اور] مسلمانوں میں جتنا فرق ہے ہمارا اور ہندوؤں کے درمیان کم [...] اس سے کم نہیں۔ بلکہ بعض جگہ زیادہ ہے۔ ہندوؤں کا نائی ایک عیسائی اور مسلمان کی حجامت تو بناتا ہے۔ مگر ہماری حجامت نہیں بناتا۔ بلکہ ہمارے حجام بھی الگ ہیں۔

جلسہ میں ہم نے پراونشل انجمن احمدیہ بنگال کی طرف سے دو [...]

[illegible]

۳ دو بنگلہ منظوم مطبوعہ اشتہار تقسیم کئے۔ جن میں نمو شودر قوم پر مظالم کا ذکر کر کے اسلام کی طرف دعوت دی گئی۔ خدا کے فضل سے یہ نمو شودر [...] کانفرنس تبلیغ اسلام کے لحاظ سے ہمارے لئے غیر معمولی طور پر فتح اور کامیابی

...ں

...میں عزیز احمد ولد چوہدری محمد حسین صاحب
...ت ساکن تلونڈی عنایت خاں
...ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج
...وصیت کرتا ہوں۔
...ت کوئی جائداد نہیں ہے۔ نہ ہی ماہوار
...ہے۔ جس قدر ماہوار آمدنی ہوا کریگی
...حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل
...ات کے بعد جو میری متروکہ جائداد
...حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی
...اے ایل ایل بی وکیل سیالکوٹ
...انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد۔ غلام سرور

...میں محمد جلال الدین ولد چوہدری اللہ دتا
...ساکن ہمزہ غوث ضلع سیالکوٹ بقائمی
...اکراہ آج بتاریخ ... حسب ذیل
...میں بندہ کی کوئی جائداد نہیں ہے۔
...بھی زندہ ہیں۔ میرا گذارہ میری موجودہ
...پر ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ
...میرے مرنے کے بعد جو جائداد از
...ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن
...میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا
...انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا
...متروکہ ثابت ہو اس کے بھی
...یہ قادیان ہوگی۔
...ڈاکٹر تار تونڈ تحصیل ہانسی ضلع حصار
...الدین صاحب ڈاکٹر۔
...ضلع سیالکوٹ۔

...ولد چوہدری محمد حسین قوم
...ضلع سیالکوٹ بقائمی
...اکراہ آج بتاریخ ... کو حسب ذیل
...کرتا ہوں۔
اس وقت میری جائداد ۱/۲ ۴۰ ایکڑ کے قریب اراضی
...محمد پور چک ۵۵ تحصیل اوکاڑہ ضلع منٹگمری میں ہے۔
اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور یہ بھی لکھ

دیتا ہوں کہ میری وفات پر جو متروکہ جائداد ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی
العبد:۔ محمد عظیم باجوہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ محمد حسین انسپکٹر وصایا
گواہ شد:۔ غلام حسین سفید پوش چک ۱۰۵

نمبر ۳۳۲۸:۔ میں مبارکہ بیگم زوجہ ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب قوم ارائیں عمر ... سال ساکن ہمزہ غوث ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ... حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد۔ ۲۰۰۰/- روپیہ مہر اور ۲۰ تولے طلائی زیورات قیمتی ۴۰۰/- روپیہ ہے۔ کل مبلغ ۲۴۰۰/- روپیہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتی ہوں۔ یعنی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور یہ بھی لکھ دیتی ہوں کہ اگر میری وفات کے بعد کوئی مزید جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ موصیہ العبد۔ بقلم خود۔ مبارکہ بیگم
گواہ شد۔ محمد جلال الدین احمدی ڈاکٹر خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ محمد ابراہیم گوہرپوری

نمبر ۳۳۲۹:۔ میں غلام فاطمہ بیوہ امام الدین قوم راجپوت ساکن ڈاڈہ سیبہ تحصیل ڈیرہ ضلع کانگڑہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ... حسب ذیل وصیت کرتی ہوں
اس وقت میری حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک دوکان واقع شہر پالم پور ملحق مکان شیخ عمر بخش صاحب ساکن ہوشیارپور قیمتی مبلغ ۴۰۰/- روپیہ اراضی زرعی پانچ گھماؤں واقع موضع رقبہ ڈاڈہ سیبہ ضلع کانگڑہ مذکور قیمتی پانچ صد روپیہ۔ تخمیناً اسی قدر یا نصف روپیہ قرضہ دینا ہے۔ مہر میں اپنا بخش چکی ہوں۔ دو عدد ڈنڈیاں طلائی قیمتی ... روپیہ۔ میں اس ... کل جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز اگر میری فوتیدگی کے بعد مزید میری اور کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ ان کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد۔ غلام فاطمہ بیوہ امام الدین۔ گواہ شد:۔ مظہر علی موضع ... ضلع ہوشیارپور۔ گواہ شد۔ عبد العزیز خاں ساکن ...۔

نمبر ۳۳۳۰:۔ میں گل بانو بیگم بنت کرم علی صاحب قوم خوجہ ساکن حیدر آباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ... حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔
میری جائداد اس وقت تین صد روپیہ کا زیور ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت اگر کوئی اور جائداد میری ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس کے سوا میری اور کوئی جائداد اس وقت نہیں ہے۔ العبد۔ گل بانو بیگم۔ گواہ شد۔ عبد اللہ الہ دین سکندر آباد۔ گواہ شد۔ عطاء محمد محرر دفتر ناظر اعلیٰ قادیان

نمبر ۳۳۳۱:۔ میں قدم خاں ولد سلیم خاں قوم افغان ساکن موضع روغہ مقبل علاقہ خوست عال بنوں۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ... حسب ذیل وصیت کرتا ہوں
میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۱۵/- ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۵ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط
العبد۔ قدم خاں ولد سلیم خاں۔ گواہ شد۔ احمد ابو الحسن قدسی متعلم جامعہ احمدیہ۔ گواہ شد۔ عبد السلام صاحبزادہ خوستی باشندہ زرنک بنوں۔

نمبر ۳۳۳۲:۔ میں عبد الغنی ولد میاں فضل الدین ساکن گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ... حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اوسطاً مبلغ ... روپیہ ہے۔ میں اقرار صحیح کرتا ہوں۔ کہ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے پر جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ عبد الغنی احمدی صدر بازار راولپنڈی گواہ شد۔ مختار احمد ایاز راولپنڈی۔ گواہ شد۔ محمد حسین کلرک فیروزپور آرسنل برادر موصی۔

نمبر ۳۳۳۳: میں مجد الدین خاں ولد فضل الدین خاں ساکن خورم گوجر ڈاکخانہ ٹیکسلا ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ... حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت جائداد حسب ذیل ہے
(۱) اراضی تعدادی قریباً ۲۰ گھماؤں بارانی قیمتی چار ہزار روپیہ (۲) مکانات تین عدد قیمتی چار صد روپیہ واقع خورم گوجر (۳) بھینس ایک عدد قیمتی اسی روپیہ ہیں۔ بیل دو عدد قیمتی ۴۰ روپیہ اسکے علاوہ میرا گذارہ ٹھیکہ وغیرہ پر بھی ہے جسکی آمد مقرر نہیں۔ میں اقرار صحیح کرتا ہوں۔ کہ اپنی جائداد اور آمد کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو تادم زیست ادا کرتا رہونگا۔ اور اگر میرے مرنے پر اور جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ مجد الدین خاں بقلم خود
گواہ شد۔ اللہ بخش سگنیلر مری
گواہ شد۔ ایم۔ اے۔ ایاز کلرک راولپنڈی

جن کے بچے چھوٹی ہی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں۔ یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ ان کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے حضرت مولوی نورالدین صاحب مرحوم شاہی حکیم کی مجرب محافظ اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں یہ گولیاں آپ کی مجرب مقبول اور مشہور ہیں۔ اور ان گھروں کا چراغ ہیں جو اٹھرا کے رنج و الم میں مبتلاء ہیں۔ کئی خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین اور خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ

شروع حمل سے آخر رضاعت تک قریباً ۱۱ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ ایک دفعہ منگوانے پر فی تولہ عہ لیا جائے گا:

حبّ مقوّی اعصاب
فولاد کی گولیاں

یہ گولیاں پٹھوں کو قوت دیتی ہیں۔ بدن کی عام کمزوری کو دور کرتی ہیں۔ جوڑوں کا درد۔ دردِ کمر۔ تمام بدن کا درد۔ ان گولیوں کے استعمال سے دور ہوتا ہے۔ یہ گولیاں خون پیدا کرنے جسم و توانا بنانے رنگ سرخ کرنے کے علاوہ دماغ کے لئے خاص علاج ہیں

قیمت پچیس گولیاں ایک روپیہ ؎

عبدالرحمن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان دارالامان

جدید انگلش ٹیچر کو دیکھ کر
فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یاد آگیا

جناب ماسٹر مسیح الدین صاحب بلھوری سکول پوروہ کا نپوروہ فرماتے ہیں۔
آجتک میری نظر میں دو کتابیں لڑکوں کی شمع ہدایت کے لئے درجہ اولی رکھتی تھیں لیکن کتاب جدید انگلش ٹیچر مصنفہ ماسٹر صدیق الحسن خان کو دیکھ کر خدا کا کلام فضلنا بعضھم علی بعض یاد آگیا۔ درحقیقت یہ کتاب بھی اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ براہ مہربانی ایک اور کتاب اس پتہ پر ارسال کر کے ممنون فرمائیں:

جناب آمنہ بیگم صاحبہ دختر جناب شیخ عبدالرحمن صاحب فوجی جمعدار قادیان تحریر فرماتی ہیں۔ جدید انگلش ٹیچر کو جیسا سنا کرتی تھی۔ اس سے اولی اور بہتر پایا۔ میں نے انگریزی میں کافی سے زیادہ لیاقت حاصل کر لی ہے۔ اور انگریزی گرامر سے خوب واقفیت ہو گئی ہے۔ جس کے لئے میں مصنف کی بہت مشکور ہوں۔ کیونکہ اس کے بغیر میں انگریزی میں اس قدر لیاقت نہ حاصل کر سکتی تھی۔ وہ لوگ جو اپنی پردہ دار لڑکیوں کے لئے گھر میں استاد نہ رکھ سکتے ہوں۔ ان کے لئے یہ کتاب بہت مفید ثابت ہوگی۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ اگر لائق استاد کی طرح انگریزی نہ سکھائے۔ تو کل قیمت واپس منگوالیں۔

قمر برادرز (الف) شملہ

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بتایا ہوا ہے۔ یہ امراض شکم خاص کر قبض کے لئے نہایت مفید ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ آپ کے والد صاحب مرحوم نے اس نسخہ کو ستر برس کی عمر تک استعمال کیا۔ اور قبض و پیٹ کی صفائی کے لئے بہت مفید پایا۔ اس لئے یہ گولیاں احباب کے پاس ضرور ہونی چاہئیں تاکہ بوقت ضرورت کام آسکیں۔ ترکیب استعمال صرف ایک گولی شام کو سوتے وقت نیم گرم پانی یا دودھ کے ہمراہ استعمال فرمائیں۔ قیمت ساٹھ گولی بمعہ محصولڈاک (عہ) (ایک روپیہ)

پتہ۔ عزیز منزل محلہ دارالفضل قادیان

رشتے مطلوب ہیں

ایک سیدزادی اور دو قریشی کنواری لڑکیوں کا نکاح مطلوب ہے۔ احمدی مبائع برسر روزگار خط و کتابت کریں:

ع۔ ن معرفت
مینیجر الفضل قادیان

شربت فولاد

عورتوں کی بیماریاں متعلقہ رحم کمی و بیشی حیض ناطاقتی اٹھرا و ہسٹیریا کی بہترین دوا ہے

قیمت فی شیشی پچاس خوراک دو روپیہ محصول آٹھ آنے

تیار کردہ فیض عام میڈیکل ہال قادیان

سیرۃ النبی جلد ثالث پر تنقیدی نظر

ہر احمدی پر اس کا دیکھنا فرض ہے۔ باعث ازدیاد ایمان ہوگا۔ جس میں سیرۃ النبی جلد ثالث پر ناقدانہ نظر ڈالکر ڈاکٹر محمد عمر صاحب بی ایس سی نے ان لغزشوں پر علمی روشنی ڈالی ہے۔ جو مصنف نے اس معرکۃ الآرا کتاب میں کی ہیں۔ اور یہ ضروری کر دیا ہے۔ کہ جو لوگ سیرۃ النبی جلد ثالث پڑھیں۔ وہ اس تنقید پر بھی نظر ڈالیں۔ اس کتاب کی صرف چند کاپیاں باقی ہیں۔ قیمت فی جلد ۸ر

ملنے کا پتہ:۔ شوکت تھانوی نزد محل امام باڑہ آغا باقر لکھنؤ

نئی ایجاد

ایک نہایت مجرب دوائی اکسیر سہل ولادت مستورات کیلئے خداتعالےٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ بلا تامل منگاؤ۔ اور اس کے خداداد اثر کا مشاہدہ کرو۔ کہ کس طرح ولادت کی نازک اور مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔

قیمت معہ محصولڈاک ۸ر

مینیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودھا

ایک بیوہ سے رشتہ کی ضرورت

جس کے کوئی اولاد نہ ہو۔ شریف خاندان ہو۔ خوبصورت اور خوب سیرت ہو۔ احمدیت کی تعلیم سے واقف ہو۔ دہلی یا لکھنؤ کی عورت کو ترجیح دیجائیگی۔ عمر ۲۵ سال سے زائد نہ ہو جس کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ وہ سو روپیہ ماہوار کا سرکاری ملازم ہے۔ اور تخمیناً چالیس ہزار روپیہ کی جائداد کا تنہا مالک ہے۔ اس کے کوئی اولاد نہیں ہے اور قوم کا سید ہے:

ش۔ معرفت دفتر ایڈیٹر اخبار الفضل قادیان۔ پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— ملک معظم کے یوم پیدائش کے موقعہ پر مولوی محمد یعقوب صاحب سکرٹری مسلم لیگ سابق صدر اسمبلی اور مسٹر عبداللہ سہروی کو سر کا۔ ہز ہائی نس نواب صاحب بہاولپور کو جی سی۔ آئی۔ ای کا اور خان بہادر نواب مظفر خاں ڈائریکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب کو سی۔ آئی۔ ای کا خطاب عطا ہوا ہے۔

—— مہاشہ کرشن آو پرتاپ کا لڑکا ویریندر جسے فروری ۱۹۳۰ء میں ۱۸۱۸ء کے گورنمنٹ ریگولیشن نمبر ۳ کے ماتحت گرفتار کیا گیا تھا۔ ۲ جون کو یکایک رہا کر دیا گیا۔

—— ترچناپلی کے علاقہ سے ہندو مسلم فساد کی خبر آئی ہے۔ جس کی وجہ عین تعزیوں کے جلوس کے وقت ہندوؤں کا باجہ بجانے پر اصرار تھا۔ کئی لوگ مجروح ہوگئے۔ مسلمانوں کے مکانات توڑ پھوڑ دیئے گئے۔ افسران نے جو سب کے سب ہندو تھے۔ مسلمانوں کو جلوس منتشر کرنے پر مجبور کر دیا۔

—— معلوم ہوا ہے۔ ممالک متوسط کی حکومت نے تخفیف کے خیال سے تین اضلاع اڑا دئے ہیں۔ اور اس علاقہ کو ملحقہ اضلاع کے ساتھ بانٹ دیا ہے۔ نیز ایک کمشنر تخفیف کرکے اس کا کام باقی دو کمشنروں پر ڈال دیا گیا ہے۔

—— سر کریم بھائی ابراہیم کے پوتے کے پراسرار قتل کی خبر دی جا چکی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں پولیس نے بمبئی کے ایک مشہور اور دولتمند ہندو سیٹھ کو گرفتار کیا ہے مقتول اس کے خلاف ایک مقدمہ میں اس کے بھائی کی امداد کرتا تھا۔

—— شرومنی اکالی دل کی مجلس عاملہ نے اپنے اجلاس منعقدہ یکم جون میں فیصلہ کیا ہے کہ سکھ دہرم کی اشاعت کے لئے پنجاب کے ہر ضلع میں دیوان لگائے جائیں۔ ممبروں نے اپنے مذہب پر بیکار رہنے کا عہد کیا ہے

—— بمبئی میں ۲ جون خلافت کانفرنس اور مسلم یوتھ کانفرنس وغیرہ کے صدر صاحبان کے جلوس نکالے گئے مختلف والنٹیر کورین اپنی اپنی وردیوں میں شامل ہوئیں قریبًا ایک لاکھ مسلمانوں کا ہجوم تھا۔ اسلامی محلے خوب سجائے گئے تھے۔ خلافت کانفرنس میں شمولیت کے لئے ہندوستان کے مختلف حصص سے ۱۴ ہزار مندوبین آئے ہوئے تھے۔ تمام کاروائی نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوئی

—— رسول انجینیرنگ کالج کے تصفیہ کے لئے چیف انجینیر صاحب شملہ سے پنجشنبہ کے روز رسول پہنچیں گے

—— گاندھی جی کے ان الفاظ کی کہ میں گول میز کانفرنس میں کانگریس کا نقطۂ نگاہ پیش کرنے کے سوا کوئی حصہ نہ لوں گا۔ ابھی سیاہی بھی خشک نہ ہونے پائی تھی۔ کہ سر چمن لال کے اس بیان کے جواب میں جس کا ذکر گذشتہ پرچہ میں کیا جا چکا ہے آپ نے اعلان کیا ہے۔ کہ میں کانفرنس میں کانگریس کے مطالبات پوری سرگرمی اور طاقت کے ساتھ پیش کروں گا۔ اور تمام کاروائیوں میں پورا پورا حصہ لوں گا۔ حیرت ہے۔ کہ اس بے اصولے اور بے تکے پن کے ساتھ گاندھی جی ہندوستان کا قائد اعظم کہلانے کا بھی دعوٰی ہے

—— کلکتہ کے نزدیک ایک موضع خوش رباں میں دو آدمی زمین کھود رہے تھے کہ زمین سے سنگ مرمر کی ایک تختی برآمد ہوئی۔ جس پر نہایت خوبصورت عربی حروف کندہ ہیں

—— کانپور سے یکم جون کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ مسلمانوں کی دوکانیں قریبًا سب بند ہیں۔ لیکن ہندوؤں کی کھلی ہیں مسلمانوں نے ابھی تک تعزئے دفن نہیں کئے۔ صورت حالات پر امن ہے۔

—— نارووال ضلع سیالکوٹ میں پولیس نے کسی مخبر کی نشاندہی پر ایک کھیت میں مدفون متعدد بم برآمد کئے ہیں

—— ایوان تجارت بنگال نے حکومت ہند کو لکھا ہے کہ پکٹنگ کے متعلق گاندھی جی سے جو شرائط کی گئی ہیں۔ وہ بے حد مہمل ہیں۔ کلکتہ میں پکٹنگ اگرچہ بظاہر پر امن ہے۔ مگر اس کا وجود ہی تجارت کی بحالی کے منافی ہے چنانچہ ۸ مئی ۱۹۲۹ء تک کپڑے کے ۱۲۳۰۰۰ بنڈل یہاں موصول ہوئے تھے۔ لیکن اس سال صرف ۲۹ ہزار ہوئے ہیں

—— دیگر متعدد مقامات کی طرح دہلی میں بھی کانگریس کمیٹی میں شدید افتراق پیدا ہوگیا ہے۔ چنانچہ اسی وجہ سے ۱۳ مئی کو ہونے والے انتخابات غیر معین عرصہ تک کے لئے ملتوی کر دئے گئے ہیں۔ ڈھاکہ کانگریس کمیٹی میں بھی سخت ہنگامہ آرائی شروع ہے۔ ممبران نے ایک پبلک جلسہ کرکے مجلس عاملہ کی بد دیانتیوں اور بے ضابطگیوں کی مذمت کی۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جو اسلام ہندوستان کو آزاد کرائیں گے۔

—— پولیٹکل کانفرنس کایوں کو مخاطب کرتے ہوئے گاندھی جی نے فرمایا۔ کہ ہندوستان میں جو شخص پانسو روپیہ سے زائد اپنے لئے خرچ کرتا ہے۔ وہ گویا ڈاکہ زنی پر عمر بسر کر رہا ہے۔ جو لوگ زیادہ روپیہ کماتے ہیں انہیں چاہیئے۔ کہ پانسو رکھ کر باقی ملک کو واپس کر دیا کریں بہت اچھا مشورہ ہے۔ بشرطیکہ ملکی اموال کی حفاظت کانگریسیوں کے سپرد رہے جن سے زیادہ امین ملنے مشکل ہیں

—— بھگت سنگھ وغیرہ کی چتاؤں سے پولیس کا پہرہ اب بالکل مٹا دیا گیا ہے۔ اور اس جگہ کو جہاں انہیں جلایا گیا تھا۔ ہموار کرکے نام و نشان بالکل مٹا دیا گیا ہے

—— معلوم ہوا ہے۔ انبالہ چھاؤنی میں پولیس نے نقضِ امن کے خوف سے محرم کا جلوس روک دیا۔ اور جلوس کے لیڈر کو گرفتار کر لے گئی۔ مسلمانوں نے بطور احتجاج سب تقاریب بند کر دیں۔ اسی طرح ناسک میں بھی پولیس نے محرم کا جلوس زبردستی منتشر کر دیا۔ کیونکہ اس وجہ سے فساد کا اندیشہ تھا۔ کہ ہندو بر لب سڑک ایک مندر میں باجہ بجانے پر مصر تھے۔ سچ ہے۔ نزلہ بر عضو ضعیف می ریزد۔

—— بمبئی ۳ جون۔ یکم جون کو ۵ بجے شام اسپلینڈ میدان میں اسلامی جھنڈا لہرانے کی رسم ۵۰ ہزار سے زیادہ فرزندان توحید کی موجودگی میں ادا کی گئی۔ رضا کاروں کے نصف درجن بینڈ باجے شروع سے آخیر تک قومی اور جنگی ترانے بجاتے رہے۔ بیگم صاحبہ مولانا محمد علی نے اپنے ہاتھ سے اسلامی جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی۔

—— لاہور۔ ۲ جون۔ پنجاب یونیورسٹی کے جائنٹ رجسٹرار نے ملحق شدہ کالجوں کے پرنسپلوں کے نام ایک مکتوب ارسال کیا۔ جس میں لکھا ہے کہ ٹامسن کالج رڑکی کے داخلہ کا امتحان جو ماہ جولائی میں منعقد ہونے والا ہے۔ اس میں وہ طلبہ بھی مشروط طور پر شامل ہو سکتے ہیں۔ جو اس سال ایف اے کے امتحان کے التوا کی وجہ سے کامیابی کی سند حاصل نہیں کر سکے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ وہ دیگر تمام شرائط پوری کریں اور امتحان داخلہ میں شامل ہونے کے اہل ہوں ؎

—— لنڈن۔ ۲ جون گورنر پنجاب پر فائر کرنے اور سب انسپکٹر چانن سنگھ کو یونیورسٹی ہال میں قتل کرنے کے جرم میں ہری کشن کو سزائے موت کا حکم ہوا تھا۔ آج پریوی کونسل میں اس کی طرف سے مرافعہ پیش ہوا۔ لیکن نامنظور ہوگیا

—— معلوم ہوا ہے کہ چٹا گانگ سے بارہ میل پر ایک گاؤں میں پولیس کسی ڈاکہ کی تفتیش کر رہی تھی۔ کہ دیہاتیوں نے حملہ کرکے سب کو مجروح کر دیا۔ اور آخرکار انہیں ہسپتال میں پہنچایا گیا۔

—— ریاست بڑودہ نے جا درجہ کی اخلاقی جرأت سے کام لیتے ہوئے عملاً اسلامی تعلیم کی معقولیت کا اعتراف کر لیا ہے۔ یعنی ایک قانون کے ذریعہ ہندو عورتوں کو ناگوار حالت پیدا ہونے پر طلاق حاصل کرنے کا حق دے دیا ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا